۸۱

کارکنانِ جلسہ اور احبابِ قادیان کو نصیحت

(فرمودہ ۲۲ ؍ دسمبر ۱۹۲۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

میری طبیعت علیل ہے اور موسم بھی ایسا نہیں کہ لوگ آرام سے بیٹھ کر سن سکیں (کیونکہ بارش ہو رہی تھی اور مسقف جگہ کی تنگی تھی) اس لئے اختصار سے اپنے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ بے شک ہماری جماعت کو حضرت صاحب نے دعاؤں کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ اور ہماری جماعت کے لوگ قرآن کریم پڑھنے کے زیادہ عادی ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم میں دعا کے متعلق دیکھا ہے اور بحیثیت مسلمان ہماری جماعت کو دعا پر یقین بھی ہے۔ پھر بھی جس بات پر زور دیا جاتا ہے اور باربار بیان کی جاتی ہے۔ اس پر زیادہ عمل کیا جاتا ہے۔ دیکھو قرآن مجید تھا مگر جب قرآن کریم کے واعظ نہ رہے اور وعظ کے طریق بدل گئے تو باوجود قرآن مجید کے موجود ہونے کے مسلمانوں نے دعاؤں کو چھوڑ دیا۔ اس لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن دعاؤں کے ہیں خدا کے فرستادہ نے یہ اجتماع جو مقرر کیا ہے یہ بھی اپنے اندر حج کا رنگ رکھتا ہے۔ گو یہ شریعت والا حج نہیں۔ مگر اس میں فوائد وہی مدنظر رکھے گئے ہیں جو حج میں ہیں۔ لیکن جس طرح مسلمانوں کی سستی سے حج برکت کا موجب نہ رہا اور اب وہاں سے کتنے ہی ایمان کھو کر آتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت سے یہ موقع بھی کھویا جائے اس لئے یہ خشیت کے دن ہیں انہیں دعاؤں میں صرف کرنا چاہیئے آنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ادھر میری طبیعت بھی دس بارہ روز سے خراب ہے۔ یہ حالت دیکھ کر ڈر ہی آتا ہے کہ میں بول بھی سکوں گا یا نہیں اس موقع پر ہماری جماعت کے ہزاروں افراد آتے ہیں اگر وہ خدانخواستہ اپنے امام کی باتوں کو نہ سن سکیں تو یہ بھی ایک محرومی ہے۔ اور اس سے بہت سے روحانی فوائد رک جاتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ.......... موسم کی صفائی نہ ہو۔ تو جلسہ کا ہونا ہی مشکل ہے۔

ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر میں تحریک کرتا ہوں کہ خاص طور پر دعائیں کی جائیں تاکہ کہیں

ہماری کمزوری کے باعث خدا کے فضل نہ ہم سے چھن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قصور معاف کر کے اپنے فضل سے اس اجتماع کو برکات کا موجب بنائے۔ ہمیں کام کی توفیق ملے۔ اور اس میں اپنی بڑائی کا دخل نہ ہو۔ بلکہ ہم اسلام کے مدعا کو پورا کرنے والے ہوں۔

میں نے مکانات کے متعلق تحریک کی تھی۔ مگر افسر جلسہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ دوستوں نے اس دفعہ پہلے کی نسبت کم مکان دئے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ اس کمی کو پورا کریں۔ جو احباب مکان خالی کر سکتے ہیں فارغ کر کے دیں۔ اگر مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے جگہ نہ ہو تو پھر مکانات کس کام کے۔ پس جس سے جتنا ہو سکے اپنے مکان کو خالی کر کے کارکنوں کے حوالے کر دے۔ اس طرح جس قدر مکانوں کی ضرورت ہے۔ پوری ہو سکے گی۔

میں نے دیکھا ہے کہ ابھی شائد کارکنوں نے بھی پوری توجہ نہیں کی۔ ہمارے مکان میں مستورات ٹھہرا کرتی ہیں۔ مکان فارغ ہیں۔ مگر میں نے کارکنوں کو اس کے متعلق کچھ کرتے نہیں دیکھا۔ کارکنوں کو چاہیئے کہ تندہی سے کام کریں یہ خواہش کہ ہمارا نام و نمود ہو ایسا خیال ہے جو خراب کرتا ہے۔ اس خیال کے ماتحت بہت لوگ خراب ہو گئے ہیں ہوتے ہیں ہوتے رہیں گے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اسی سے خوف کرو اور اس بات کو مد نظر رکھو کہ اس کا کام کر کے اس سے انعام کے طالب ہو............ اور لوگوں سے مدح اور تعریف نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں للہیّت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور مجھ پر بھی رحم کرے۔ آمین۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۳ء)

❀ ❀ ❀